مطبوعات

یعقوب المنصور باللہ مؤلف: طالب ہاشمی۔ ناشر: قومی کتب خانہ لاہور۔ صفحات: ۳۵۹ (سفید کاغذ) قیمت مجلد: ۲۵/- روپے

طالب ہاشمی کا نام علمی دنیا میں اب ایسا نہیں کہ تعارف کرانے کی ضرورت ہو۔ غالباً ایک درجن کے قریب تو تصانیف ہوں گی۔ کوئی بھی کتاب معمولی درجے کی نہیں بلکہ تمام کتابیں بلحاظ موضوع بلحاظ تحقیق اور بلحاظ انداز بیان اہمیت رکھتی ہیں۔ بہت اچھا ہوا کہ طالب صاحب نے اپنے لیے تاریخ اسلامی اور اس کے ساتھ سیرت و سوانح کا میدان اپنے لیے پسند کیا۔ علامہ شبلی نعمانی اور دار المصنفین کے اہل قلم نے برصغیر پاک و ہند کا تعلق تاریخ اسلام اور اسلامی شخصیتوں سے استوار کیا تھا۔ اس کام کو طالب ہاشمی نے خاصا آگے بڑھایا ہے۔

اس کتاب کے عنوان سے گو مرکزی شخصیت یعقوب المنصور باللہ کی نمایاں ہوتی ہے مگر درحقیقت یہ فاطمیوں، مرابطین اور موحدین کے عروج و زوال کی داستان ہے اور ان کے علاوہ شمالی افریقہ خصوصاً المغرب میں اسلامی قوت کے ظہور کی تاریخ بھی سامنے آگئی ہے۔

طالب ہاشمی صاحب محض لکھنے والے نہیں اور نہ ہی وہ غیر جانب داری کے مصنوعی مقام پر بیٹھ کر خالص ریاضیاتی اور منطقی انداز میں تاریخ نگاری کرتے ہیں۔ وہ صاحب ایمان بھی ہیں اور صاحب درد بھی۔ ساتھ ہی وہ صاحب مطالعہ و تحقیق بھی ہیں۔ جو کچھ لکھا ہے، وہ بربنائے تحقیق لکھا ہے۔ اور ایسے لکھا ہے کہ پڑھنے والے میں ایک احساس تازہ کروٹ لیتا ہے۔ زبان کے معاملے میں بھی وہ بہت محتاط ہیں اور لغت اور دیگر اسرار محاورے پر بھی نظر رکھتے ہیں۔

اُن کی دوسری کتابوں کی طرح ہم اس کتاب کے بارے میں بھی سفارش کرتے ہیں کہ اہل ذوق اسے خریدیں، لائبریریوں میں اسے رکھا جائے اور اس کے افادہ کو عام کیا جائے تاکہ اپنی تاریخ کے آئینے کی مدد سے ہم یہ جان سکیں کہ ہمارے اصل تہذیبی و اخلاقی خدوخال کیا تھے۔ اور کن حالات میں وہ کس حد تک مسخ ہوئے۔ اور کب کس نے ہماری مسخ شدہ صورت کو درست کرنے کی کوشش کی۔

یہ امر قابل تحسین ہے کہ کتاب بہت کم قیمت میں پیش کی گئی ہے۔

اسلام اور سائنس مؤلف: جناب منشی عبدالرحمٰن خاں۔ ناشر: ادارۂ اشاعتِ علومِ اسلامیہ، چہلیک، ملتان۔ قیمت مجلد سفید کاغذ، ۲۶۲ صفحات ۲۱/- روپے

مذہبی امور میں منشی عبدالرحمٰن خان کا نقطۂ نظر کچھ بھی کیوں نہ ہو اور اس کی زد کہیں بھی پڑتی ہو۔ مگر یہ بہرحال درست ہے کہ انہیں اسلام کے فروغ اور معاشرے کی اصلاح سے گہری دلچسپی ہے۔ اسی جذبے سے انہوں نے دورِ رواں کے ایک اہم موضوع "اسلام اور سائنس" پر مختلف اصحاب کے مقالات کا مجموعہ تیار کیا ہے۔

۱۴ حضرات کے مقالات و مضامین مختلف عنوانات سے اس مجموعے میں شامل ہیں۔ کوئی شک نہیں کہ یہ سارا جمع شدہ مواد افادیت رکھتا ہے، مگر اتنا ہم ضرور کہیں گے کہ اسلام اور سائنس کے موضوع پر ابتدا میں جو سیدھی سادی بحثیں ہوئی ہیں، اُن سے معاملہ اب آگے جا چکا ہے۔ آج کے لوگوں کے مطالعہ کا افق وسیع تر اور سوالات زیادہ پیچیدہ ہیں، اور اب سائنس کے جدید تر انکشافات کو سامنے رکھ کر بحثیں اُٹھانے کی ضرورت ہے — اُمید ہے کہ وہ کام کو آگے بڑھائیں گے۔

اس قسم کے علمی کاموں میں کوئی گروہی نقطۂ نظر اختیار کرنے سے کام کی افادیت محدود ہو جاتی ہے۔ کچھ اور حلقے اور کچھ اور لوگ بھی تھے، جن کے کیے ہوئے کام اس موضوع پر بہت مؤثر ہو سکتے تھے۔ علمِ سائنس کی پیدا کردہ الحادی فکر کے خلاف لڑنا ہو تو محاذ زیادہ بڑا اور مضبوط ہونا چاہیے۔ لیکن اگر وہ اپنے کھینچے ہوئے دائرے سے باہر کسی سے ہاتھ نہ ملا سکتے ہوں تو

اس طرح کے وسیع الافق کام وہ دوسروں کے لیے چھوڑ دیں۔

روئیدادِ سفرِ حرم | از مولانا عبدالحلیم قاسمی۔ ناشر: جامعہ حنفیہ قاسمیہ، گلبرگ ۲ - لاہور
قیمت: ۵/- روپے

فاضل مؤلف اُن خوش نصیبوں میں سے ہیں جو حج و زیارتِ حرمین سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ اس چھوٹی سی کتاب میں کچھ حصہ واقعاتی سفرنامے کا ہے جس کے پڑھنے سے آئندہ کے عازمینِ حج کو فائدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں مسائل ومناسک اور مختلف مواقع کی دعائیں مع ترجمہ شاملِ تالیف ہیں۔ مزید برآں ۵۰ احادیث مبارکہ مع ترجمہ پیش کی گئی ہیں۔ آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبی وطہری رشتوں کا بیان ہے۔ یہ سارے مندرجات بہت مفید ہیں۔

افضل کون؟ سارہ یا ہاجرہ | مؤلف: ڈاکٹر احسان الحق رانا۔ ادارہ تحقیق مذاہب، گلبرگ۔ لاہور۔ ناشر: اسلامی مشن سنت نگر لاہور۔ قیمت: درج نہیں۔

ڈاکٹر احسان الحق رانا صاحب کے نام اور کام کا تعارف ان اوراق میں کرایا جاچکا ہے وہ عیسائی مشنریوں کے تبلیغی محاذ کے مقابلے پر اپنا مورچہ جمائے ہوئے ہیں۔ عیسائی پروپیگنڈا یہ ہے کہ جناب سارہؑ حضرت ابراہیمؑ کی اہلیہ تھیں اور جناب ہاجرہؑ ایک لونڈی۔ پھر مزید دلائل سے وہ ثابت کرتے ہیں کہ جناب سارہ افضل تھیں، لہٰذا اُن کی اولاد (آلِ اسحٰق) بھی افضل ہے۔

مشنریوں کے گھڑے ہوئے اس طومار کے خلاف ڈاکٹر رانا نے بائیبل کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ جناب ہاجرہ کو شرف وفضیلت حاصل تھی۔

مکتوب لطیف فی حجیتِ حدیث | مؤلف چوہدری محمد سرفراز خاں۔ کالرہ کلاں ضلع گجرات
قیمت: درج نہیں۔

چوہدری سرفراز خاں کی تحریروں پر مطبوعات کے صفحات میں پہلے بھی لکھا جاتا رہا ہے۔ دردمند

مسلمان ہیں، نکتۂ توحید کے لذت آشنا اور قرآن و حدیث کے چشمۂ علم سے فیض یاب۔
پیشِ نظر پمفلٹ کی بنیاد اس خط پر ہے جو طلوعِ اسلام کے مضمون "اسباب زوال امت" کے متعلق چوہدری صاحب نے چوہدری صاحب (غلام احمد پرویز) کو لکھا۔ اس خط کی بحث سے "قرآن بلا حدیث" (یا خدا بغیرِ رسول) کے مسلک پر سخت زد پڑتی تھی۔ پرویز صاحب نے بے نیازی سے توڑ کرنا چاہا، ماہر صاحب نے خط فاران میں چھاپ دیا۔ چوہدری سرفراز خان صاحب پیچھے پڑے ہے۔ تھوڑی سی جو خط و کتابت ہوئی وہ اس پمفلٹ میں ہے۔ اصل چیز وہ بحث ہے جس میں مؤلف نے دلائل و نظائر سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ کی تشریحات و توضیحات (قولی و عملی) سے بے نیاز ہو کر کوئی شخص قرآن فہمی کے مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔
اس مبحث میں اوروں نے بھی حصہ لیا ہے اور اہم کتابیں لکھی گئی ہیں، مگر چوہدری سرفراز خان کا پمفلٹ (۸۶ صفحات) بھی بہت مفید و مؤثر ہے۔

قرآن کے تراجم کا تقابلی مطالعہ از میاں بشیر احمد صاحب۔ ناشر: مجلس خبر و نظر ۴/۸۴، محمود آباد گیٹ کراچی ۴۴۔ سفید کاغذ، آرٹ کارڈ پر ٹائیٹل۔ قیمت: ۱۲/- روپے

مؤلف نے اچھے مقصد سے یہ کتاب لکھی ہے، مگر نام کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ انہوں نے دو مادوں "ع ب د" اور "د ع ا" کے استعمالات کی چند مثالیں دے کر سمجھانا چاہا ہے کہ عبادت کا مفہوم پوجنا نہیں، بلکہ بندگی اور حکم ماننا یا سرِ تسلیم خم کرنا ہے، اور دُعا (مشتقات: یدعون، تدعون، لا تدع وغیرہ) کے معنی پکارنا (خصوصاً مدد کے لیے) ہے، نہ کہ عبادت یا پوجا کرنا۔
قرآن کے جن ترجموں سے اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔ ان کے متعلق کچھ معلوم نہیں کہ یہ کون سے ترجمے ہیں اور کس کے۔
بہتر یہ ہوتا کہ اردو کے چند بہترین مستند ترجموں کو یک جا رکھ کر تقابلی انداز سے دکھایا جاتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کام ادھورا سا ہے۔
مؤلف کا ایک مقصد یہ ہے کہ اربابِ تعلیم متنبہ ہو کر مدارس میں بچوں کو ایسے غلط تراجم نہ پڑھائیں جو ان میں شرک کے بیج بو دیں۔

یزید کی شخصیت از مولانا عبدالرشید نعمانی۔ ناشر: مکتبہ اہل سنت والجماعت۔ ۸۶/۸ قائم آباد کراچی ۱۹۔ قیمت: ۱۵/۰ روپے

مسلمانوں میں یہ خوبی بدرجۂ اتم موجود ہے کہ بڑے سے بڑے بیّن واقعۂ تاریخی اور نہایت درجہ معلوم و معروف شخصیتوں کے متضاد عکس پیش کر کے پھر ہر عکس کے گرد ایک دھڑا بناتے ہیں، اور پھر خوب لڑتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ جب اغیار کے ہاتھوں مار پڑتی ہے تو اتحاد اتحاد کا آوازہ بھی بلند کرتے رہتے ہیں۔ فیا للعجب! تاریخ سے کشتی لڑنے والوں کے فنی کمالات آدمی کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔

ایسا ہی معاملہ واقعۂ کربلا اور امام حسینؓ اور یزید کے بارے میں کیا گیا ہے۔ پچھلے دنوں ہم ایک پمفلٹ کا تعارف کرا چکے ہیں جس کا ملخص یہ تھا کہ یزید کے حکم سے اس کی فوجیں تو امام حسینؓ کے تحفظ کے لیے گئی تھیں، یہ تو کوفی تھے جنہوں نے امام حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کو نشانۂ ظلم بنایا۔ دوسری طرف "عباسی اسکول" ہے، جس نے یزید کو تو "علیہ السلام" اور "رحمۃ اللہ علیہ" کے القابوں کی مسندوں پر بٹھایا اور (نعوذ باللہ) امام حسین اور ان کے ساتھیوں کو مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کر دیا۔ بلکہ مجموعی طور پر اہل بیت کے وقار کو کم کر دیا۔ حالاں کہ امام حسینؓ اور یزید تاریخ میں دو متضاد علامتیں بن چکے ہیں۔ اور ایک کا تصور کرتے ہی احقاقِ حق اور اس کے ساتھ قربانی و مظلومیت کی تصویر سامنے آجاتی ہے۔ اور دوسرے کا ذکر آتے ہی جبری بادشاہت اور ظلم و فسق کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔

"عباسی اسکول" اور اصحابِ "مجلسِ عثمانؓ" (کراچی) نے یزید کو مغالطہ انگیزیاں کر کے جس طرح ہار سنگھار کے ساتھ پیش کیا ہے، اس کی تردید پیش نظر کتاب میں بخوبی کی گئی ہے۔ تاریخ کے اوراق پر کج بیانی کی جو گرد ڈال دی گئی تھی، اُسے نعمانی صاحب نے علمی تحقیق کے برش سے پوری طرح صاف کر دیا ہے۔

یزید کے فضائل میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف امام حسینؓ کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں اُن کا اس کتاب میں ردّ ہے۔ خاص طور پر یزید کی شخصیت سے فضائل و مناقب کے وہ سنہری اور ریشمی پردے نوچ لیے گئے ہیں جو تاویلات کے زور سے اختراع کیے گئے

ہیں۔ پردے ہٹنے کے بعد بدنما چہرے کے ساتھ ایک سڑتی ہوئی لاش سامنے آتی ہے۔
نعمانی صاحب کی کتاب اگر محض مناظرانہ نوعیت کی ہوتی تو کوئی اہمیت نہ تھی۔ انہوں نے تحقیق کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اور مستند بزرگوں کے ارشادات اور قابلِ اعتماد تاریخی حوالوں سے بحث کو بھر دیا ہے۔
ماہ محرم کی مناسبت سے اس کتاب کی وقعت اور بھی زیادہ ہے۔ ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔

(بقیہ زکوٰۃ۔ نظریہ اور عمل)

۱ مثقال = ۲۰ قیراط = ۴۰۰۰ ملی گرام = ۴ گرام

۱ درہم = ۱۴ قیراط = ۲۸۰۰ ملی گرام = ۲۔۸ (2.8) گرام

ا صاع گیہوں = ۷۲۰ مثقال = ۱۴۴۰۰ قیراط = ۲۸۸۰۰۰۰ ملی گرام
= ۲۸۸۰ گرام = ۲۔۸۸ (2.88) کلو گرام

اس حساب سے عفو کی حد یہ قرار پاتی ہے:-
سونے کی حد = ۲۰ مثقال = ۸۰ گرام
چاندی کی حد = ۲۰۰ درہم = ۵۶۰ گرام (تقریباً نصف کلو گرام عفو کی حد لی جا سکتی ہے)۔ سونے اور چاندی کے لیے زکوٰۃ کی سالانہ شرح ۲½ فی صد (ط = ۰۲۵ء)۔ سال سے مراد قمری سال ہے۔ علما کے نزدیک مال تجارت کا حساب سال پورا ہونے پر سونے اور چاندی کی مروجہ قیمت لگانا مناسب ہے۔ جس نقدی سے عفو کی حد پوری ہو جائے گی اور قیمت زیادہ ہوتی ہو اسی سے حساب کرنا چاہیے۔

(جاری ہے)

احتیاط:۔ ترجمان القرآن میں ضرورت استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں، ان کا خاص احترام ملحوظ رکھیں تاکہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔ (ادارہ)